بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱..........فقہاءِ حنفیہؒ کے نزدیک نماز میں قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنا درست نہیں چاہے فرض ہو یا نفل ہو یا تراویح، کیونکہ اس صورت میں نماز کے دوران قرآن مجید کی طرف غور سے دیکھنا پڑتا ہے، قرآنِ کریم کے اوراق پلٹنے پڑتے ہیں، قیام کی حالت میں اور رکوع وسجدہ میں جاتے ہوئے قرآن پاک کو سنبھالنا پڑتا ہے اور یہ سب کچھ مل کر عملِ کثیر ہو جاتا ہے اور عملِ کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے خواہ امام ہو یا مقتدی۔ نیز اگر قرآن پاک اسٹینڈ پر رکھا ہو تو نماز پڑھتے ہوئے قرآن کریم سے دیکھ کر لقمہ دینا ''تلقن من الخارج'' ہے اور اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، لہٰذا حنفی مسلک سے تعلق رکھنے والے کیلئے نمازِ تراویح میں قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنا یا لقمہ دینا درست نہیں۔ البتہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک نماز میں قرآن پاک دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

حنفی مسلک سے تعلق رکھنے والے کیلئے ایسے امام کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز نہیں، اُسے چاہئے کہ اگر کوئی ایسا امام میسر ہو جو نماز میں بغیر دیکھے تلاوت کرتا ہو اور خارجِ صلاۃ لقمہ نہ لیتا ہو تو اس کے پیچھے پڑھ لے ورنہ چند ساتھی مل کر اپنی جماعت کروالیں۔ (مأخذہٗ: تبویب: ۱۶۶۲/۷۰)، تاہم اگر یہ صورت ممکن نہ ہو اور الگ جماعت کرانے میں شدید فتنہ کا اندیشہ ہو اور جماعت میں انتشار کا سبب ہو تو اس صورت میں بوجہ مجبوری حضراتِ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول پر عمل کرتے ہوئے ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، مزید دلائل کیلئے منسلکہ فتوی (۱۸۱۵/۷۵) ملاحظہ فرمائیں۔

الفتاوى الهندية (۱۰۱/۱): ويفسدها قراءته من مصحف عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى وقال لا يفسد له إن حمل المصحف وتقليب الأوراق والنظر فيه عمل كثير وللصلاة عنه بد وعلى هذا لو كان موضوعا بين يديه على رحل وهو لا يحمل ولا يقلب أو قرأ المكتوب في المحراب لا تفسد ولأن التلقن من المصحف تعلم ليس من أعمال الصلاة وهذا يوجب التسوية بين المحمول وغيره فتفسد بكل حال وهو الصحيح هكذا في الكافي۔

الدر المختار :(۶۲۳/۱): (وقراءته من مصحف)أي ما فيه قرآن (مطلقا) لأنه تعلم إلا إذا كان حافظا لما قرأه وقرأ بلا حمل۔

في حاشية ابن عابدين تحته:(قوله مطلقا) أي قليلا أو كثيرا إماما أو منفردا أميا لا يمكنه القرائة إلا منه أو لا (**قولهٗ لأنه تعلم**) ذكروا لأبي حنيفة في علة الفساد وجهين أحدهما أن حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الأوراق عمل كثير والثاني أنه تلقن من المصحف فصار كما إذا تلقن من غيره ،وعلى الثاني لا فرق بين الموضوع

دار الافتاء

والمحمول عنده۔

الموسوعة الفقهية الكويتية:٥٧/٣٣): ذهب الشافعية والحنابلة إلى جواز القرائة من المصحف فی الصلاة قال أحمد: لا بأس أن يصلى بالناس القيام وهو ينظر فی المصحف قيل له: الفريضة قال: لم أسمع فيها شيئًا۔

وسئل الزهری عن رجل يقرأ فی رمضان فی المصحف فقال: كان خيارنا يقرئون فی المصاحف۔

وفی شرح روض الطالب للشيخ زكريا الأنصاری: قرأ فی مصحف ولو قلب أوراقه أحيانا لم تبطل أی الصلاة لأن ذلك يسير۔

۲..........اگر امام نے قرآن کریم دیکھ کر لقمہ دینے والے کا لقمہ بھی لیا ہو تو فقہ حنفی کے مطابق اس کا حکم یہ ہے کہ اگر امام نے محض اس کی اتباع کرتے ہوئے فوراً اس پر عمل کرلیا تو اس صورت میں امام اور اس کے پیچھے موجود مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر امام نے اس پر فوراً عمل نہیں کیا، بلکہ کچھ دیر جو کہ تین تسبیح کے پڑھنے کی مقدار سے کم ہو ٹھہر کر اپنی رائے کے مطابق اس پر عمل کیا تو ایسی صورت میں امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

فی الدر:(٦٢٢/١):(وفتحه على غير إمامه) إلا إذا أراد التلاوة وكذا الأخذ إلا إذا تذكر فتلا قبل تمام الفتح بخلاف فتحه على إمامه فإنه لا يفسد مطلقا لفاتح وآخذ بكل حال إلا إذا سمعه المؤتم من غير مصل ففتح به تفسد صلاة الكل وينوى الفتح لا القرائة۔

فی الشامية تحته: (قوله وفتحه على غير إمامه) لأنه تعلم وتعليم من غير حاجة بحر۔ وهو شامل لفتح المقتدی على مثله وعلى المنفرد وعلى غير المصلى وعلى إمام آخر لفتح الإمام والمنفرد على أی شخص كان إن أراد به التعليم لا التلاوة نهر قوله وكذا الأخذ أی أخذ المصلى غير الإمام بفتح من فتح عليه مفسد أيضا كما فی البحر عن الخلاصة۔ أو أخذ الإمام بفتح من ليس فی صلاته كما فيه عن القنية قوله إلا إذا تذكر إلخ قال فی القنية: ارتج على الإمام ففتح عليه من ليس فی صلاته وتذكر فإن أخذ فی التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد وإلا تفسد لأن تذكره يضاف إلى الفتح۔ **واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم**

محمد طاہر غفرلہٗ	الجواب صحیح	
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی	(محمد عبدالمنان عفی عنہ)	
۹/رمضان المبارک ۱۴۳۸ء	نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی	
۵/جون ۲۰۱۷ء	۹/رمضان المبارک ۱۴۳۸ء	

دارالافتاء
فتوی نمبر ۲۱/۱۸۹۳
۱۴۳۸/۹/۱۰
۲۰۱۷/۶/۶

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بندہ کی مسجد محلہ سے کچھ افراد تبلیغی جماعت میں 7 ماہ کیلئے بیرون ملک تشریف لے گئے افریقہ اور ملائشیا ممالک میں ان کی تشکیل ہو گئی جہاں پر بعض جگہ پر ائمہ مساجد فجر میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور بعض جگہ پر امام مسجد ہر مغرب اور عشاء کی نماز میں قرآن سے دیکھ کر تلاوت کرتے بایں طور کہ قرآن مجید رحل پر بڑے سائز میں رکھا ہوتا اور وہ قیام کی حالت میں ہی اس سے دیکھ کر پڑھتے اور بعض جگہ تراویح اور فرض نمازوں میں قرآن مجید کا نسخہ چھوٹا جیبی سائز کا دوران نماز نکال کر اس سے امامت کے دوران تلاوت کرتے تھے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس طرح کسی مسلک میں جائز ہے یا بالاجماع ناجائز ہے اور کیا حنفی المسلک شخص کی نماز ایسے امام کے پیچھے درست ہو جائے گی یا اس کو کیا کرنا چاہئے اگر علیحدہ نماز یا علیحدہ جماعت کرائی جائے تو شدید فتنے کا خوف اور جماعت میں انتشار کا سبب بھی ہے لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں بندہ آپ کا مشکور ہوگا۔

سائل محمد کامران صدیق
فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور
حال مقیم راولپنڈی
0331-3526726

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۵/۱۸۱۵

(۲)

02:3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

ا)۔۔۔اگر کوئی امام نمازِ فجر میں قنوت پڑھے تو حنفی خاموش کھڑے رہیں،اس صورت میں حنفی کی نماز بغیر کراہت اداء ہو جائیگی، البتہ شافعی کے پیچھے حنفی کی اقتداء چند شرائط کے ساتھ جائز ہے:

1. حنفی کے مذہب کے مطابق شافعی کی نماز میں کوئی مفسدِ نماز فعل نہ ہو۔

2. حنفی مقتدی کو یقین ہو کہ شافعی امام مفسداتِ نماز کے اہم مسائل میں احتیاط سے کام لیتا ہے مثلاً بہتے ہوئے خون کے نکلنے سے وضو کرلیتا ہے تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا درست ہے، اور اگر اسے اس کا یقین ہو کہ امام نے کسی ایسے عمل کا ارتکاب کیا ہے جو حنفیہ کے نزدیک مفسدِ صلاۃ ہے تو نماز صحیح نہ ہوگی، اور اگر اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں کہ احتیاط کرتا ہے یا نہیں تو نماز مکروہ ہوگی، تاہم ایسی صورت میں اکیلے نماز پڑھنے سے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لینا بہر حال بہتر ہے۔(ماخذہٗ: فتاوی عثمانی ج۱، ص ۳۷۳/ کفایت المفتی ج ۳، ص ۹۲)

لما في الدر المختار (2 / 8)

(وَيَأْتِي الْمَأْمُومُ بِقُنُوتِ الْوِتْرِ) وَلَوْ بِشَافِعِيٍّ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ لِأَنَّهُ مُجْتَهِدٌ فِيهِ (لَا الْفَجْرِ) لِأَنَّهُ مَنْسُوخٌ (بَلْ يَقِفُ سَاكِتًا عَلَى الْأَظْهَرِ) مُرْسِلًا يَدَيْهِ.

وتحته في حاشية ابن عابدين:

(قَوْلُهُ: وَيَأْتِي الْمَأْمُومُ إلَخْ) هَذَا مِنْ الْمَسَائِلِ الْخَمْسِ الْآتِيَةِ الَّتِي يَفْعَلُهَا الْمُؤْتَمُّ إنْ فَعَلَهَا الْإِمَامُ، وَمَا مَشَى عَلَيْهِ الْمُصَنِّفُ تَبَعًا لِلْكَنْزِ هُوَ الْمُخْتَارُ كَمَا فِي الْبَحْرِ عَنْ الْمُحِيطِ . . . (قَوْلُهُ: وَلَوْ بِشَافِعِيٍّ إلَخْ) أَيْ وَيَقْنُتُ بِدُعَاءِ الِاسْتِعَانَةِ لَا دُعَاءِ الْهِدَايَةِ الَّذِي يَدْعُو بِهِ إمَامُهُ . . . (قَوْلُهُ: بَلْ يَقِفُ) وَقِيلَ يَقْعُدُ، وَقِيلَ يُطِيلُ الرُّكُوعَ، وَقِيلَ يَسْجُدُ إلَى أَنْ يُدْرِكَهُ فِيهِ، شُرُنْبُلَالِيَّةٌ. (قَوْلُهُ: مُرْسِلًا يَدَيْهِ) لِأَنَّ الْوَضْعَ سُنَّةُ قِيَامٍ طَوِيلٍ فِيهِ مَسْنُونٌ، وَهَذَا الذِّكْرُ لَيْسَ بِمَسْنُونٍ عِنْدَنَا.

دار الافتاء

وفيه أيضاً (1 / 563):

مَطْلَبٌ فِي الِاقْتِدَاءِ بِشَافِعِيٍّ وَنَحْوِهِ هَلْ يُكْرَهُ أَمْ لَا؟

وَظَاهِرُ كَلَامِ شَرْحِ الْمُنْيَةِ أَيْضًا حَيْثُ قَالَ: **وَأَمَّا الِاقْتِدَاءُ بِالْمُخَالِفِ فِي الْفُرُوعِ كَالشَّافِعِيِّ فَيَجُوزُ مَا لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ مَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ عَلَى اعْتِقَادِ الْمُقْتَدِي، عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ،** إِنَّمَا اُخْتُلِفَ فِي الْكَرَاهَةِ. اهـ فَقَيَّدَ بِالْمُفْسِدِ دُونَ غَيْرِهِ كَمَا تَرَى. وَفِي رِسَالَةِ [الِاهْتِدَاءِ فِي الِاقْتِدَاءِ] لِمُنْلَا عَلِيٍّ الْقَارِئِ: ذَهَبَ عَامَّةُ مَشَايِخِنَا إِلَى الْجَوَازِ إِذَا كَانَ يَحْتَاطُ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَإِلَّا فَلَا.

۲)۔۔۔ **مسلکِ احناف کے مطابق مصحفِ پاک سے دیکھ کر امامت کرنا مفسدِ نماز ہے چاہے فرض ہو، یا نفل یا تراویح،** (محمول یا موضوع علی الرحل ہو، علی القول الصحیح) **سب کا یہی حکم ہے،** اس لئے حنفیُّ المسلک کے لئے ایسے امام (جو کہ دوران امامت دیکھ کر قراءت کرتا ہو) کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

تاہم صورتِ مسئولہ میں اگر کوئی اور صورت ممکن نہ ہو، اور شدید فتنے کا اندیشہ بھی ہو، اور جماعت میں انتشار کا سبب بھی ہو تو اس صورت میں بوجہ مجبوری صاحبین رحمہما اللہ تعالی کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

ففي "المجموع بشرح المهذب" للإمام النووي رَحِمَهُ اللَّهُ (4 / 95):

لَوْ قَرَأَ الْقُرْآنَ مِنْ الْمُصْحَفِ لَمْ تَبْطُلْ صَلَاتُهُ سَوَاءٌ كَانَ يَحْفَظُهُ أَمْ لَا، بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَحْفَظْ الْفَاتِحَةَ كَمَا سَبَقَ، وَلَوْ قَلَّبَ أَوْرَاقَهُ أَحْيَانًا فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَبْطُلْ . . . **وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ أَنَّ الْقِرَاءَةَ فِي الْمُصْحَفِ لَا تُبْطِلُ الصَّلَاةَ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ مَالِكٍ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وأحمد. قال أَبُو حَنِيفَةَ: تُبْطِلُ،** قَالَ أَبُو بَكْرٍ الرَّازِيّ: أَرَادَ إِذَا لَمْ يَحْفَظْ الْقُرْآنَ وَقَرَأَ كَثِيرًا فِي الْمُصْحَفِ، فَأَمَّا إِنْ كَانَ يَحْفَظُهُ أَوْ لَا يَحْفَظُهُ وَقَرَأَ يَسِيرًا كَالْآيَةِ وَنَحْوِهَا فَلَا تَبْطُلُ، وَاحْتَجَّ لَهُ بِأَنَّهُ يَحْتَاجُ فِي ذَلِكَ إِلَى فِكْرٍ وَنَظَرٍ، وَذَلِكَ عَمَلٌ كَثِيرٌ، وَكَمَا لَوْ تَلَقَّنَ مِنْ غَيْرِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَاحْتَجَّ أَصْحَابُنَا بِأَنَّهُ أَتَى بِالْقِرَاءَةِ، وَأَمَّا الْفِكْرُ وَالنَّظَرُ فَلَا تَبْطُلُ الصَّلَاةُ بِالِاتِّفَاقِ إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ، فَفِيهِ أَوْلَى، وَأَمَّا التَّلْقِينُ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يُبْطِلُهَا عِنْدَنَا بِلَا خِلَافٍ.

وفي "الهداية شرح بداية المبتدي" (1 / 63):

(وإذا قرأ الإمام من المصحف فسدت صلاته عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى وقالا: هي تامة)؛ لأنها عبادة انضافت إلى عبادة أخرى (إلا أنه يكره) لأنه

دار الافتاء

فِي كُلِّ شَيْءٍ، بَلْ فِي الْمَذْمُومِ وَفِيمَا يُقْصَدُ بِهِ التَّشَبُّهُ، كَمَا فِي الْبَحْرِ. (وَ) يُفْسِدُهَا (كُلُّ عَمَلٍ كَثِيرٍ).

وتحته في "حاشية ابن عابدين":

(قَوْلُهُ: أَيْ: مَا فِيهِ قُرْآنٌ) عَمَّمَهُ لِيَشْمَلَ الْمِحْرَابَ، فَإِنَّهُ إذَا قَرَأَ مَا فِيهِ فَسَدَتْ فِي الصَّحِيحِ بَحْرٌ (**قَوْلُهُ: مُطْلَقًا) أَيْ: قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا، إمَامًا أَوْ مُنْفَرِدًا، أُمِّيًّا لَا يُمْكِنُهُ الْقِرَاءَةُ إلَّا مِنْهُ أَوْ لَا** (قَوْلُهُ لِأَنَّهُ تَعَلُّمٌ) ذَكَرُوا لِأَبِي حَنِيفَةَ فِي عِلَّةِ الْفَسَادِ وَجْهَيْنِ. أَحَدُهُمَا: أَنَّ حَمْلَ الْمُصْحَفِ وَالنَّظَرَ فِيهِ وَتَقْلِيبَ الْأَوْرَاقِ عَمَلٌ كَثِيرٌ. وَالثَّانِي: أَنَّهُ تَلَقُّنٌ مِنْ الْمُصْحَفِ فَصَارَ كَمَا إذَا تَلَقَّنَ مِنْ غَيْرِهِ. وَعَلَى الثَّانِي لَا فَرْقَ بَيْنَ الْمَوْضُوعِ وَالْمَحْمُولِ عِنْدَهُ، وَعَلَى الْأَوَّلِ يَفْتَرِقَانِ وَصَحَّحَ الثَّانِيَ فِي الْكَافِي تَبَعًا لِتَصْحِيحِ السَّرَخْسِيِّ؛ وَعَلَيْهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا عَلَى الْقِرَاءَةِ إلَّا مِنْ الْمُصْحَفِ فَصَلَّى بِلَا قِرَاءَةٍ ذَكَرَ الْفَضْلِيُّ أَنَّهَا تُجْزِيهِ وَصَحَّحَ فِي الظَّهِيرِيَّةِ عَدَمَهُ وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ مُفَرَّعٌ عَلَى الْوَجْهِ الْأَوَّلِ الضَّعِيفِ، بَحْرٌ . . . (قَوْلُهُ: وَقِيلَ إلَخْ) تَقْيِيدٌ آخَرُ لِإِطْلَاقِ الْمُصَنِّفِ: وَعِبَارَةُ الْحَلَبِيِّ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ: وَلَمْ يُفَرِّقْ فِي الْكِتَابِ بَيْنَ الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ، وَقِيلَ لَا تَفْسُدُ مَا لَمْ يَقْرَأْ قَدْرَ الْفَاتِحَةِ، وَقِيلَ مَا لَمْ يَقْرَأْ آيَةً، وَهُوَ الْأَظْهَرُ لِأَنَّهُ مِقْدَارُ مَا تَجُوزُ بِهِ الصَّلَاةُ عِنْدَهُ (قَوْلُهُ: وَهُمَا بِهَا) أَيْ: وَجَوَّزَهُ الصَّاحِبَانِ بِالْكَرَاهَةِ.

وكذا في "الفتاوى الهندية" (1 / 101):

وَيُفْسِدُهَا قِرَاءَتُهُ مِنْ مُصْحَفٍ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ – رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى – وَقَالَ: لَا يُفْسِدُ، لَهُ إنَّ حَمْلَ الْمُصْحَفِ وَتَقْلِيبَ الْأَوْرَاقِ وَالنَّظَرَ فِيهِ عَمَلٌ كَثِيرٌ، وَلِلصَّلَاةِ عَنْهُ بُدٌّ، **وَعَلَى هَذَا لَوْ كَانَ مَوْضُوعًا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى رَحْلٍ وَهُوَ لَا يَحْمِلُ وَلَا يُقَلِّبُ أَوْ قَرَأَ الْمَكْتُوبَ فِي الْمِحْرَابِ لَا تَفْسُدُ**، وَلِأَنَّ التَّلَقُّنَ مِنْ الْمُصْحَفِ تَعَلُّمٌ، لَيْسَ مِنْ أَعْمَالِ الصَّلَاةِ وَهَذَا يُوجِبُ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْمَحْمُولِ وَغَيْرِهِ **فَتَفْسُدُ بِكُلِّ حَالٍ وَهُوَ الصَّحِيحُ**. هَكَذَا فِي الْكَافِي.

دار الإفتاء

تشبه بصنيع أهل الكتاب، ولأبي حنيفة رحمه الله تعالى أن حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الأوراق عمل كثير، ولأنه تلقن من المصحف، فصار كما إذا تلقن من غيره، وعلى هذا لا فرق بين المحمول والموضوع، وعلى الأول يفترقان، ولو نظر إلى مكتوب وفهمه فالصحيح أنه لا تفسد صلاته بالإجماع، بخلاف ما إذا حلف لا يقرأ كتاب فلان حيث يحنث بالفهم عند محمد رحمه الله تعالى؛ لأن المقصود هنالك الفهم، أما فساد الصلاة فبالعمل الكثير ولم يوجد.

وفي "المختار للفتوى" (1 / 62):

وَلَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ، وَإِنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ تَكَلَّمَ أَوْ قَرَأَ مِنَ الْمُصْحَفِ (سم) فَسَدَتْ صَلَاتُهُ.

وتحته في "الاختيار لتعليل المختار":

قَالَ: (وَإِنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ تَكَلَّمَ أَوْ قَرَأَ مِنَ الْمُصْحَفِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ) أَمَّا الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ فَلِأَنَّهُ عَمَلٌ كَثِيرٌ لَيْسَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَأَمَّا الْكَلَامُ فَلِقَوْلِهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: «إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ» ، وَأَمَّا الْقِرَاءَةُ مِنَ الْمُصْحَفِ، فَمَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ، **وَعِنْدَهُمَا لَا تُفْسِدُ لِأَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ فَلَا يُفْسِدُهَا، إِلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ لِأَنَّهُ تَشَبَّهَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ. وَلَهُ إِنْ كَانَ يَحْمِلُهُ فَهُوَ عَمَلٌ كَثِيرٌ لِأَنَّهُ حَمْلٌ وَتَقْلِيبُ الْأَوْرَاقِ، وَإِنْ** كَانَ عَلَى الْأَرْضِ فَإِنَّهُ تَعَلُّمٌ وَإِنَّهُ عَمَلٌ كَثِيرٌ فَيُفْسِدُهَا كَمَا لَوْ تَعَلَّمَ مِنْ غَيْرِهِ.

وفي "الدر المختار" (1 / 623):

(وَ) يُفْسِدُهَا (انْتِقَالُهُ مِنْ صَلَاةٍ إِلَى مُغَايِرَتِهَا) وَلَوْ مِنْ وَجْهٍ . . . (وَقِرَاءَتُهُ مِنْ مُصْحَفٍ) أَيْ: مَا فِيهِ قُرْآنٌ (مُطْلَقًا) لِأَنَّهُ تَعَلُّمٌ إِلَّا إِذَا كَانَ حَافِظًا لِمَا قَرَأَهُ وَقَرَأَ بِلَا حَمْلٍ، وَقِيلَ لَا تَفْسُدُ إِلَّا بِآيَةٍ: **وَاسْتَظْهَرَهُ الْحَلَبِيُّ وَجَوَّزَهُ الشَّافِعِيُّ بِلَا** كَرَاهَةٍ، وَهُمَا بِهَا لِلتَّشَبُّهِ بِأَهْلِ الْكِتَابِ: **أَيْ: إِنْ قَصَدَهُ؛ فَإِنَّ التَّشَبُّهَ بِهِمْ لَا يُكْرَهُ**

دار الإفتاء

9247

وفي "تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق" (1 / 158):

قَالَ – رَحِمَهُ اللَّهُ –: (وَقِرَاءَتُهُ مِنْ مُصْحَفٍ) يَعْنِي تَفْسُدُ الصَّلَاةُ. وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ تُكْرَهُ، وَلَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ؛ لِمَا رُوِيَ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ – رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا – أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَكَانَ يَقْرَأُ مِنْ الْمُصْحَفِ؛ وَلِأَنَّ الْقِرَاءَةَ عِبَادَةٌ انْضَافَتْ إلَى عِبَادَةٍ أُخْرَى، وَهُوَ النَّظَرُ إلَى الْمُصْحَفِ؛ وَلِهَذَا كَانَتْ الْقِرَاءَةُ مِنْ الْمُصْحَفِ أَفْضَلَ مِنْ الْقِرَاءَةِ غَائِبًا، إلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ لِمَا فِيهِ مِنْ التَّشَبُّهِ بِفِعْلِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلِأَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ حَمْلَ الْمُصْحَفِ وَوَضْعَهُ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَرَفْعَهُ عِنْدَ الْقِيَامِ وَتَقْلِيبَ أَوْرَاقِهِ وَالنَّظَرَ إلَيْهِ وَفَهْمَهُ عَمَلٌ كَثِيرٌ وَيَقْطَعُ مَنْ رَآهُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ؛ وَلِأَنَّهُ يَتَلَقَّنُ مِنْ الْمُصْحَفِ فَأَشْبَهَ التَّلَقُّنَ مِنْ غَيْرِهِ وَعَلَى هَذَا لَا فَرْقَ بَيْنَ الْمَحْمُولِ وَالْمَوْضُوعِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ يَفْتَرِقَانِ، وَأَثَرُ ذَكْوَانَ مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ شُرُوعِهِ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ غَائِبًا وَلَوْ كَانَ يَحْفَظُ الْقُرْآنَ وَقَرَأَهُ مِنْ مَكْتُوبٍ مِنْ غَيْرِ حَمْلِ الْمُصْحَفِ قَالُوا: لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ لِعَدَمِ الْأَمْرَيْنِ وَلَمْ يَفْصِلْ فِي الْمُخْتَصَرِ وَلَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ بَيْنَهُمَا إذَا قَرَأَ قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا مِنْ الْمُصْحَفِ وَقَالَ بَعْضُ الْمَشَايِخِ: إنْ قَرَأَ مِقْدَارَ آيَةٍ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ، وَإِلَّا فَلَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إنْ قَرَأَ مِقْدَارَ الْفَاتِحَةِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَإِلَّا فَلَا.

والله سبحانه وتعالى أعلم

عبدالرحمن غفرله

عبد الرحمن الكردي غفر الله له

دار الإفتاء بجامعة دار العلوم كراچی

١٧/رمضان المبارك/1437 للهجري

٢٣/جون/2016 للميلاد

الجواب صحيح
بنده محمد تقی عثمانی عفی عنه
١٧-٩-٣٧